سوال

حمل ضائع کرانے شرعی حیثت کیا ھے ؟ مری بیوی کوایک ماہ کا حمل ھے وہ بضد ھے کہ میں نے اسکو ضائع کروادینا ھے جب کہ میں اسکو سختی سے کہاکہ اگر تو نے اسکو ابارشن کروایا تومیں طلاق دیدو ںگا

جواب

ایک ماہ کا حمل ضائع کرانے کی شرعی حیثت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک ماہ کا حمل ضائع کرانے کی شرعی حیثت کیا ہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! رحم مادر میں جنین میں روح پھونکی جانے کے بعد اس کو ساقط کرنا ممنوع وناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ' ارشاد باری تعالی ہے : وَلاَ تَقْتُلُوٓاْ أَوْلاَدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاَقٍ۔ (سورۃ بنی اسرائیل ' 31) اور تم تنگدستی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ جبکہ تخلیق سے قبل اسقاط حمل کے بارے اہل علم کے ہاں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض مطلقا جواز اور بعض مطلقا حرمت کے قائل ہیں، جبکہ بعض نے اس میں کسی عذر کی شرط لگائی ہے کہ اگر کوئی معقول عذر ہو مثلا مثلاً ماں انتہائی جسمانی کمزوری سے دوچار ہے، حمل کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی یا حاملہ یا بچہ کی جان جانے کا خطرہ ہو یا دودھ کی کمی کی وجہ سے موجودہ بچہ کی جان کو خطرہ ہو۔ ان صورتوں میں ایک سوبیس دن کی مدت سے پہلے اسقاط حمل کی گنجائش اس وقت نکل سکتی ہے جب کہ کوئی ماہر ڈاکٹر یہ تجویز پیش کرے۔ ھذا ما عندی واللہ علم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی